جلد ۳۴	۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش	۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ	۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء	نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہی الحمدللہ آج بھی بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے اور خدام کے سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے رہے

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع کے علاوہ دیگر صوبوں کی جماعتوں کے نمائندگان بھی کافی تعداد میں تشریف لے آئے ہیں۔

خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب کی بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہوا آج سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ آپ کی عیادت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو

"ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقوےٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقوےٰ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقوےٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں۔ یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات مونہ پر نہ لاوے۔ کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ ق) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق اور فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے۔ وہ نہ مریگا۔ جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمے سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (س ۲۶) (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور ... شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش

احرار کی ناکامی و نامرادی کا عبرتناک نقشہ

(از ایڈیٹر)

احرار کو چونکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لیڈر اور راہ نما ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے انتخابات کے سلسلہ میں نہ صرف پنجاب میں بلکہ ہندوستان کے ہر ایک صوبہ میں ان کی لیڈری کا پول کھول کر رکھ دیا۔ اور ہر جگہ انہیں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ یہ الفاظ بھی احرار کی شرمناک اور ذلیل کن شکست کی وسعت بتانے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جب احرار کے اس اعلان کے پیش نظر کہ "مجلس احرار اسلام پورے زور سے کوشش کرے گی۔ کہ ہر مسلم سیٹ پر احرار اسلام کا نمائندہ کامیاب ہو" یہ دیکھا جائے کہ ہر صوبہ میں مسلمانوں کی کتنی سیٹیں تھیں۔ اور ان میں سے احرار کو کتنی حاصل ہوئیں تو احرار کی عبرتناک ناکامی کا حسب ذیل نقشہ مرتب ہوتا ہے

نام صوبہ	کل مسلم نشستیں	مسلم لیگ	کانگرس	احرار	خاکسار	متفرق
مرکزی اسمبلی	۳۰	۳۰	صفر	صفر	صفر	صفر
آسام	۳۴	۳۱	صفر	صفر	صفر	۳
سرحد	۳۸	۱۷	۱۹	صفر	صفر	۲
پنجاب	۸۶	۷۹	صفر	صفر	صفر	۷
بنگال	۱۱۹	۱۱۳	صفر	صفر	صفر	۵
بہار	۴۱	۳۵	۱	صفر	صفر	۵
سی۔پی	۱۴	۱۴	صفر	صفر	صفر	صفر
مدراس	۲۸	۲۸	صفر	صفر	صفر	صفر
اڑیسہ	۴	۴	صفر	صفر	صفر	صفر
سندھ	۳۵	۲۸	صفر	صفر	صفر	۷
یو۔پی	۶۶	۵۴	۴	۱	صفر	۷
بمبئی	۳۰	۳۰	صفر	صفر	صفر	صفر
	۵۲۵	۴۶۴	۲۴	۱	صفر	۳۶

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ کل صوبوں کی ۵۲۵ سیٹوں میں سے احرار کو صرف ایک سیٹ حاصل ہوئی اور ۵۲۴ سیٹوں پر انہیں شکست کھانی پڑی۔ یہ ہمہ گیر شکست احرار کے لئے اس وجہ سے تو باعث ماتم ہے ہی کہ انہوں نے انتخابات میں اپنی کامیابی کی توقعات پر جو خوشنما محل تعمیر کئے تھے۔ وہ سب کے سب گر کر چکنا چور ہو گئے اور احرار کے لئے اجڑے دیار میں منہ چھپانے کی بھی جگہ نہ رہی لیکن ایک اور لحاظ سے بھی احرار کے لئے یہ بہت ہی ندامت اور ذلت کا موجب ہے۔ اور وہ اس طرح کہ احرار نے اپنی کامیابی کا انحصار جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی فتنہ پردازیوں پر رکھا تھا چنانچہ انہی "حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر ناظم اعلیٰ مجلس احرار ہند" نے اعلان کیا تھا کہ:-

"مجلس احرار نے مرزائیت کے خلاف گزشتہ پندرہ برس میں جو کام کیا ہے وہ رائیگاں جانے والا نہیں"۔

(الفضل ۱۲- اکتوبر)

مگر اب بتایئے وہ رائگان گیا۔ یا اس نے کچھ پھل دیا۔ یہی پھل کہ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کسی نے انہیں منہ نہ لگایا اکثر مقامات پر احراری نمائندوں کی ضمانتیں تک ضبط ہو گئیں۔ بعض مقامات پر توان کی تواضع ہاتھوں سے بھی کی گئی۔ یہ سب کچھ برداشت کر لینے اور اپنی لیڈری کا حسرتناک انجام دیکھ لینے کے بعد اب اپنی ولائت کا سکہ جمانے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے تو پہلے ہی کہدیا تھا۔ کہ احرار پارٹی کا کوئی امیدوار کامیاب نہیں ہوگا۔ مگر احرار یاد رکھیں۔ اب کسی بھی صورت میں انہیں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روز بروز ذلیل و رسوا ہونا ان کے لئے مقدر ہے۔ حتّٰی کہ ان کا نام و نشان تک مٹ جائے۔

~~~~~

نماز جمعہ کے متعلق ضروری اعلان

قادیان ۱۹ اپریل۔ کل جمعہ کی نماز ½ ۱ بجے مسجد نور میں ہوگی۔

خاکسار مظفر الدین پرائیویٹ سکرٹری

نثارِ رہ قادیاں ہو گئے ہم

نثارِ رہ قادیاں ہو گئے ہم
خراماں خراماں رواں ہو گئے ہم
کہ بالائے سود و زیاں ہو گئے ہم
محبت کی تیغِ رواں ہو گئے ہم
حریفِ دلِ دوستاں ہو گئے ہم
بنائے درِ آشیاں ہو گئے ہم
خود اپنی نظر سے نہاں ہو گئے ہم
جو پھیلے تو آبِ رواں ہو گئے ہم
محبت کی اک داستاں ہو گئے ہم

بلند از غمِ دو جہاں ہو گئے ہم
اشارہ جو پایا مسیحِ جہاں کا
زمانے کے سود و زیاں سے یہ کہہ دو
کدورت کی ہر جنبشِ باطنی پر
انیسِ دلِ دوستاں ہوتے ہوتے
یہ عالم کہ بس ایک تنکا اٹھا کر
یہ کیا ہم نے دیکھا یہ کیا ہم نے پایا
جو سمٹے تو اک نقطۂ مرکزی تھے
کچھ ایسی نگاہوں سے آج اس نے دیکھا

یہ کیا کم ہے سرمایۂ ناز اختر
کہ خاکِ رہِ قادیاں ہو گئے ہم

خاکسار اختر [illegible] واقف زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینیات کلاس کے لئے ضروری اعلان

دینیات کلاس میں شامل ہونے والے طلبا کی رہائش کا انتظام فضل عمر ہوسٹل قادیان میں کیا گیا ہے۔ سب طلباء ۲۱ اپریل کی رات سے وہاں تشریف لے آئیں۔ نیز دینیات کلاس میں شامل ہونے والے سب طلباء ۲۱ اپریل کو عشاء کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں خاکسار سے ملیں۔ جہاں ان کو پروگرام سے تفصیلاً آگاہ کیا جائے گا۔

بشارت الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

~~~~~

روحانیت کے متعلق نہایت مفید اور کارآمد باتیں

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۱) ہمارے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام کاموں میں خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کو مدنظر رکھیں۔ اور اپنے نفس کو درمیان سے مٹا دیں (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء صـ۲)

(۲) خدا تعالےٰ کا ملنا معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے ایسی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ کہ جس کی نظیر اور قربانیوں میں نہ ہو (ایضاً صـ۲)

(۳) حقیقی قربانی کیا ہے۔ وہ انسان کی انانیت ہے۔ وہ اس کا "میں" ہونے کا خیال ہے۔ کہ میں بھی کوئی ہستی ہوں۔ وہ اپنے وجود کا احساس ہے۔ جس کے لئے وہ اپنی جان۔ اپنے مال۔ اپنی عزت۔ اپنے وطن۔ اپنے علم۔ اپنے وقت غرض ہر چیز کو قربان کر دیتا ہے جس وقت وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میرے وجود کا احساس اور میری علیحدہ ہستی خطرہ میں ہے۔ وہ اس وقت کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ قوم کی خاطر ملک کی خاطر عزت کی خاطر، آبرو کی خاطر۔ وطن کی خاطر قربانیاں کرنے والے بظاہر قوم و ملک عزت و آبرو وطن کی خاطر قربانیاں کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دراصل جس چیز کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ وہ ان کی انانیت وہ ان کا "میں" ہوتا ہے۔ وہ قربانیاں چونکہ ان کی رائے اور ان کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں اس لئے کرتے ہیں۔ وہ اس لئے قربانی کرتے ہیں۔ ان کی مرضی قائم رہے۔ مگر خدا تعالےٰ کہتا ہے جس چیز کی قربانی میرے حاصل کرنے کے لئے کرنی چاہیئے وہ مرضی کی قربانی ہے (ایضاً صـ۳)

(۴) بعض لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں مگر خدا تعالےٰ کے حضور قبول نہیں کی جاتیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے نفس کو مارا نہیں ہوتا۔ (ایضاً صـ۴)

(۵) انانیت کو اس طرح مٹا ڈالنا چاہیئے۔ کہ کبھی آواز نہ اٹھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں یہ بات میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ . . . . خواہ کوئی کتنے سجدے کرے اور کس قدر ناک رگڑے۔ اگر انانیت کو نہیں چھوڑتا تو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے اس طرح دور پھینک دیا جاتا ہے۔ جس طرح آبادی سے مردار کتا۔ (ایضاً صـ۹)

(۶) کیا کوئی مندر کا پوجاری توحید قائم کر سکتا ہے۔ اگر ہمارے نفسوں میں "میں" باقی ہے۔ تو ہم بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔ (ایضاً صـ۹)

(۷) یہ زمانہ ایسا ہے کہ قومی قربانی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ یعنی جب تک ساری کی ساری قوم قربانی نہ کرے۔ وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ (ایضاً صـ۱۴)

(۸) جب خدا تعالےٰ اسلام کو دنیا میں قائم کر دے گا۔ تو وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہوگا۔ (ایضاً صـ۱۶)

(۹) ایک احمدی لڑکی کا مرتد ہو جانا دس ہزار غیر احمدی لڑکیوں کے احمدی ہونے سے بھی بڑا ہے۔ (ایضاً صـ۱۶۴)

(۱۰) حاصل شدہ چیز کا چھوڑنا بے عزتی ہے (ایضاً صـ۱۶۴)

(۱۱) سنت کے یہ معنی نہیں۔ کہ جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وہ سنت ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو کام آپ نے خود کیا۔ اور جس کے کرنے کی دوسروں کو تحریک کی۔ (ایضاً صـ۱۶۵)

(۱۲) داڑھی ہونی چاہیئے آگے خواہ وہ چاول کے دانہ کے برابر ہو۔ چاہے لمبی ہو۔ پھر چاہے کوئی فیشن ہو۔ جب صحابہ میں ایسے تھے۔ جن کی چھوٹی ڈاڑھی تھی۔ تو کسی کی لمبی داڑھی دیکھ کر کہنا کہ اتنی چاہیئے۔ یہ شریعت سے معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لمبی داڑھی تھی۔ اگر کوئی لمبی داڑھی رکھتا ہے تو وہ اس بارہ میں بھی آپ سے محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ پس چاہے داڑھی ایک جو کے برابر ہو۔ یا دو جو کے چاہے بالشت کے برابر ہو۔ یہ اپنے اپنے مذاق پر منحصر ہے۔ کسی کو اس میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ اگر کوئی دخل دیتا ہے۔ تو وہ شریعت میں دخل انداز ہوتا ہے۔ (ایضاً صـ۱۶۷)

(۱۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا داڑھی بڑھاؤ۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خوب تیل لگا کر بڑھاتے چلے جاؤ۔ یہ آپ نے یہود کے مقابلہ میں فرمایا۔ جو بالکل داڑھی منڈاتے تھے پس اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خوب مالش کر کے داڑھی کو اتنا بڑھاؤ۔ کہ جھاڑو دینے لگ جائے (ایضاً صـ۱۶۷)

(۱۴) ہماری جماعت میں سستی کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت کا بیشتر حصہ یہ خیال کرتا ہے۔ کہ خلیفہ خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر کام نہ ہوا تو وہی پکڑا جائے گا۔ ہم ذمہ دار نہیں۔ حالانکہ سلسلہ کا ہر فرد ذمہ دار ہے . . . . اگر جماعت کا ہر فرد سمجھ لے کہ سلسلہ کا کام کرنے کی میری ذمہ واری ہے۔ اور میں نے بہر حال کام کرنا ہے۔ تو وقت بہت جلدی دور ہو جاتی ہے (ایضاً صـ۱۷۸)

(۱۵) ہمارا فائدہ متمدن قوموں میں تبلیغ کرنے سے ہے۔ کیونکہ ان میں سے جو احمدی ہوتا ہے، وہ ہمارا بازو بنتا ہے (ایضاً صـ۱۸۷)

(۱۶) ہمیں اگلے جہان میں وہ کچھ ملیگا۔ کہ یہ بڑی بڑی توندوں والے وہاں ہماری جوتیاں اٹھانے کی خدمت حاصل کرنا بھی فخر سمجھیں گے۔ مگر انہیں وہ بھی نہ ملیگی (ایضاً صـ۱۹۶)

(۱۷) اگر کوئی ترقی دین کو چھوڑ کر حاصل ہوتی ہے تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ (ایضاً صـ۱۹۷)

(۱۸) ہمارا مقصد دنیا حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ ازلی ابدی خدا کی وحدانیت قائم کرنا ہے۔ (ایضاً صـ۱۹۷)

(۱۹) یاد رکھو جب تک خدا تعالےٰ کی میٹھی اور شیریں آواز کان میں نہ پڑے۔ اس وقت کوئی زندگی زندگی نہیں ہے۔ (ایضاً صـ۱۹۷)

(۲۰) دنیا کے ہر کام میں کچھ نہ کچھ وقت لگتا ہے۔ مگر ایک سیکنڈ میں خدا مل سکتا ہے (ایضاً صـ۱۹۸)

سنیما میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نقل دیکھنا

راولپنڈی سے فضل الرحمٰن صاحب نے جو مشن سکول کی نویں جماعت کے طالب ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔

خط

بحضور اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند دن ہوئے ہم کو استاد نے کہا کہ آج سب لڑکے شام کو سات بجے سکول آ جائیں۔ شام کو سکول جانے پر معلوم ہوا کہ کوئی انگریز اپنے مذہب کے متعلق کچھ بتائیگا جب تمام لڑکے اکٹھے ہو گئے تو بتایا گیا کہ ایک سنیما جسمیں حرکت کرنے والی تصویریں ہونگی لیکن بولنے والا سنیما نہ ہوگا دکھایا جائیگا یہ سنیما مذہب کی بابت ہوگا۔ اس پر بندہ بھی رک گیا اور چند تصویریں دیکھیں۔ پہلے کپڑوں کے متعلق کچھ دکھایا گیا۔ اسکے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا اور آسمان پر چڑھ جانا زندہ ہو کر اپنے دوستوں سے ملنا وغیرہ دکھایا گیا۔ حضور اقدس سے عرض ہے۔ کہ کیا احمدی کے لئے اس قسم کا سنیما دیکھنا بھی منع ہے۔ اگر ایسا سنیما دیکھنا منع ہو تو براہ نوازش بندہ کی اس غلطی کو معاف فرمائیں۔ جو ایسی اطلاع بخشیں تاکہ آئندہ کے لئے بندہ اس سے پرہیز کرے۔

جواب

اس کے جواب میں حضور نے رقم فرمایا:۔ ایسا سنیما تو دوسروں سے بھی زیادہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں ایک نبی کی ہتک کی گئی۔ نہ معلوم وہ کون خبیث بدکار ہوگا۔ جس نے حضرت عیسےٰ کی نقل کی۔ اگر آپ کے والد کی کوئی چوڑھا نقل کرے۔ تو کیا آپ پسند کرینگے۔ پھر حضرت عیسےٰ کی نقل ایک شرابی

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا مرکز ملک ہند

اور

اس کی عالمگیر اشاعت کا یہی زمانہ ہے

پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخلِ راستی اس ملک میں لاوے ثمار (حضرت مسیح موعودؑ)

آج سے پچاس ساٹھ برس پہلے کون کہتا تھا کہ ہندوستان کا پسماندہ ملک اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز ہوگا اور پھر اسلام کو عروج و اقبال حاصل ہو جائیگا۔ اس زمانہ میں مسلمانوں پر مایوسی طاری تھی اور وہ احیائے اسلام سے ناامید ہو کر مرثیہ خوانی کر رہے تھے۔ شاعر نوحہ کناں تھے غم کے گھونٹ پی رہے تھے اور بعض بے باکانہ شکوہ نوائی کر رہے تھے۔ علمبرداران دین کے ہاں صف ماتم بچھ چکی تھی۔ دشمنانِ اسلام پوری طاقت سے حملہ آور ہو رہے تھے۔ مغربی عیسائیت اسلام کو نگل جانے پر آمادہ تھی اور آریہ تحریک اسے کچلنے پر کمربستہ تھی۔ الحاد و دہریت کے جراثیم اسلام کے نحیف جسم کو کھوکھلا کر رہے تھے۔ مسلمان اہل قلم یورپ کی یورش کے سامنے معذرت خواہ بن رہے تھے۔ غرضیکہ ہر جگہ حالات ناسازگار تھے اور اسلام کے پنپنے کا کوئی امیدوار نہ تھا کہ ناگہاں قادیان کی بستی سے۔ اسی سرزمین ہند سے خدا کا فرستادہ کھڑا ہوا جس نے پورے یقین اور پوری قوت سے اعلان فرمایا کہ الٰہی نوشتوں اور خدا کی پاک وحی کے مطابق یہی زمانہ اسلام کے دوبارہ ابھرنے کا زمانہ ہے اور یہی ملک ہند آنے والے دنوں میں اسلام کی اشاعت کا مرکز ہوگا۔ آدم اول بھی اسی سرزمین میں ظاہر ہوا۔ اور آدم ثانی بھی اسی ملک کا باشندہ ہے آپ نے مسلمانوں سے کہا ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اس اعلان پر مخالفین اسلام نے طنز آمیز لہجہ میں کہا کہ وہ دن بیت گئے جب اسلام میں اٹھنے کی سکت تھی۔ اس کے بعد کیا سوال ہے وہ تو زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ مسلمان کہلانے والے بھی اتنے مرجھا گئے تھے۔ کہ اس زندگی بخش اعلان نے ان کے چہروں پر تبسم کی سی حالت بھی پیدا نہ کی اور ان کے جسم کی رگوں میں ہلکی سی سرسراہٹ بھی نمودار نہ ہوئی۔ خدا کا فرستادہ نہ تھکا نہ ہارا۔ بلکہ رات دن اپنی دعوت میں انہماک سے مشغول رہا۔ یہاں اور وہاں مردوں پر اس نے آبحیات چھڑکا ان کے کانوں میں صور اسرافیل کی آواز پہنچائی۔ زمانہ نے پلٹا کھایا۔ نیم جان حرکت میں آنے لگے مردوں میں روح زندگی سرایت کرنے لگی ایک یقین پیدا ہوا۔ زندہ ایمان کے آثار ظاہر ہوئے۔ چند ہی سالوں میں ایک مضبوط جماعت بن گئی جس کے ہر مرد و عورت۔ ہر پیر و جواں اور بچے میں یہ یقین موجزن ہے کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ بلکہ دروازہ پر کھڑا ہے جب اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب ہوگا اور جب ہمارے سید و آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی ساری عزتوں کا تاج پہنایا جائے گا۔ ان کا یہ یقین ایک حقیقت ہے جس کا اظہار ان کی مالی۔ جانی وطنی اور اعزہ و اقارب کی قربانیوں سے ہو رہا ہے۔ آہ! کس قدر روح افزا منظر ہے کہ کبھی مغرب مسلمانوں کو اپنا شکار سمجھ کر پادریوں کی جماعتوں کی جماعتیں ان کے ممالک میں بھیجا کرتا تھا مگر آج پادریوں کا وہ سلسلہ منقطع ہو چکا۔ یا بالکل ناقابل ذکر حالت میں رہ گیا ہے لیکن اس کے برعکس اسلام کے منادی۔ جماعت احمدیہ کے نونہال مجاہد مغربی ممالک میں اسلام کی روشنی کو پہنچانے کے لئے بے تابی سے گھوم رہے ہیں۔ اور قرآنی مشعل سے قلوب کو منور کر رہے ہیں۔

حقیقت بین نظر جانتی ہے۔ کہ یہ سب کچھ معجزانہ رنگ میں ہو رہا ہے محض خدائی ہاتھ ہے جس نے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ سے اس مردہ کو زندہ کر دکھایا اور دشمنانِ اسلام کو سراسیمگی میں مبتلا کر دیا۔ ایک قلیل ترین جماعت کفر کے سب سے بڑے قلعہ پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ ایک بے سروسامان جماعت کے نوجوان اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ بنصرہ کے اشاروں پر جان فروشی کر رہے ہیں۔ اور پھر ہر ہر قدم پر اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ بے شک لوگ کہتے تھے کہ کیا آج اس علمی زمانہ میں اسلام کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اور کیا ہندی مسلمانوں کی قسمت میں اس خدمت کا بجا لانا مقدر ہے؟ غیروں کو جانے دیجئے خود مسلمان کہلانے والے اسے باور کرنے کو تیار نہ تھے ورنہ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ندا، پر لبیک نہ کہتے۔ وہ تو اسے ایک انہونی بات سمجھتے تھے اور اس کے کہنے والے کو دیوانہ تصور کرتے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ آج ان دونوں حقیقتوں کے اعتراف پر مجبور ہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہندوستان سے مقدر ہے اور اس کی عالمگیر اشاعت کا یہی زمانہ ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے انگریزی اخبار "ڈان" کے سابق ایڈیٹر جناب حسن احمد صاحب کا ایک قیمتی مضمون بعنوان "آب حیات" روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے۔ سارا ہی مضمون اس قابل ہے کہ عام مسلمان اس پر غور کریں۔ مگر بعض اقتباس تو خاص توجہ کے قابل ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کردار و عمل کے نتائج کے ذکر کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "اگر اب تیرہ سو برس کے بعد مسلمان کو کسی سرزمین پر ایک مرتبہ پھر اسلام برت کر دکھلانے کا موقعہ ملتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ پھر کم و بیش وہی اثرات و نتائج مرتب نہ ہوں جنکی بدولت بنی نوع انسان پر برکات کا نزول ہوا تھا اور کوئی وجہ نہیں کہ دیگر اقوام یا جماعتیں عام اس کے کہ وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں اسلامی افکار و اعمال سے متاثر ہوئے بغیر رہ سکیں"۔

(۲) "آج سے تیرہ سو برس قبل ترسیل رسائل و نقل و حرکت کے وہ زود رساں ذرائع انسان کو میسر نہ تھے جو آج ہیں مثلاً تار برقی۔ لاسلکی۔ ریل۔ موٹر۔ ہوائی جہاز وغیرہ۔ موجودہ زود رساں ذرائع کے ہوتے ہوئے دنیا میں فی زمانہ بعد زمانی و مکانی اس قدر کم رہ گیا ہے کہ افکار و اخبار ایک جگہ سے دوسری جگہ بسرعت پہنچ سکتے اور پھیل سکتے ہیں۔ اب سے تیرہ سو برس قبل تو دنیا میں چند مقامات ایسے باقی بھی رہ گئے ہونگے جہاں اسلام کی آواز بوجہ بعد مکانی شاید پہنچ نہ سکی ہو مگر آج دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں کوئی آواز پہنچ نہ سکے اور جہاں کے لوگ خود گوش بر آواز نہ ہوں۔ چنانچہ فی زمانہ دنیا میں اسلامی افکار و اعمال کی اشاعت کے اور اس اشاعت سے تمام اقوام اور جماعتوں کو یکساں مستفید کرنے کے مواقع و ذرائع بیشتر و بہتر موجود ہیں"۔

ان عبارتوں میں فاضل مقالہ نگار نے اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی عالمگیر اشاعت کا یہی زمانہ ہے آج جو سامان اور ذرائع حاصل ہیں قرون اولیٰ میں ان کا عشر عشیر بھی حاصل نہ تھا۔ پس اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے والے موعود کے ظہور کا زمانہ بھی یہی ہے تا خدا کی پیشگوئی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اپنی پوری شان سے پوری ہو۔

اشاعت اسلام کے اس نادر مگر نہایت قیمتی موقعہ کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نویس نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

(۱) "یہ موقعہ ایران و ترکی اور ایک حد تک افغانستان۔ مصر اور چند عرب ممالک کے مسلمانوں کو برابر حاصل رہا ہے۔ اور کم و بیش آج بھی حاصل ہے مگر ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

انہیں آج تک یہ نہ سوجھی نہ توفیق ہوئی کہ اسلام کو برت کر دکھاتے۔ یہ کوئی دلیل نہیں کہ چونکہ انہوں نے اب تک ایسا نہیں کیا تو ہندی مسلمان کیوں کریں"۔

ایران ہو یا ترکی۔ وہاں کے مسلمانوں کے اخلاق و معاشرت اور

وہاں کے نظام حکومت سے دنیا کو دھوکہ نہ کھانا چاہیئے کہ وہاں اسلام بروئے کار ہے یا وہاں کی معاشرت و حکومت اسلامی ہے۔ قطعاً نہیں۔ وہاں کا نظام حکومت۔ وہاں کی معاشرت۔ وہاں کا اخلاق سب غیر اسلامی۔ وہاں کے راعی و رعایا کی نظر و فکر اور ان کا عمل سب غیر اسلامی بجز چند عقائد کے جن کی صورتیں لوگوں کے ذہنوں میں خواب و خیال کی طرح مبہم ہوچکی ہیں لیکن ابھی فراموش نہیں ہوئی ہیں۔ وہ سب ظلمتکدہ یورپ کے قرب کی وجہ سے باطل سے مسحور و متاثر اور ان کے اخلاق۔ نظر و فکر سب مغربی مادیت۔ خود غرضی۔ خود پرستی و خود فریبی کی لعنت میں مبتلا۔"

ان اقتباسات سے عیاں ہے کہ ترکی ایران۔ مصر و شام اور دیگر عرب ممالک پر اسلام کی اشاعت کے لئے نگاہ جمانا محض طفل تسلی ہے۔ درحقیقت یہ سب ممالک خود اسلام سیکھنے کے محتاج ہیں۔ اب اشاعت اسلام صرف ہندی مسلمانوں کا کام ہے۔ وہی اسکے اہل ہیں بشرطیکہ وہ خود اسلام پر عمل پیرا ہوں۔ مگر سوال تو یہی ہے۔ کہ اسلامی کردار ہندی مسلمان میں کیسے پیدا ہو؟ فاضل مضمون نگار نے آخری حصہ میں خوب لکھا ہے کہ:-

"دنیا اب سراب کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک کر چور ہوگئی ہے۔ پیاس کا غلبہ ہے اور موت کا سامنا۔ ضرورت ہے آبحیات کی۔ یہ آب حیات اسلام ہے۔ وہ بھی جانتی ہے کہ بغیر آبحیات اب زیست محال ہے اور وہ آبحیات یقیناً اسلام ہی ہے۔ مگر یہ آبحیات جس کے لئے وہ منہ بھی کھولے ہوتے ہے اور ہاتھ بھی پھیلائے ہوئے اسے گرد و پیش کہیں نظر نہیں آتا کاش کہ مردے از غیب بروں آید و کارے بکند یعنی دنیا میں کہیں تو مسلمانوں کو توفیق ہو کہ وہ حق کی آواز۔ حق کا پرچم بلند کریں اسلام کو بروئے کار لاویں اور برت کر دکھاویں"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ ۹ اپریل ۱۹۴۶ء)

سچ ہے کہ یہی زمانہ اسلام کی عالمگیر اشاعت کا ہے۔ سچ ہے کہ اس اشاعت کا مرکز بننے کی قابلیت ایران و افغانستان اور مصر و عرب وغیرہ میں نہیں اس کی قابلیت صرف ملک ہند میں ہے۔ اس معرکہ حق و باطل میں کام آنے والے افراد اور اشاعت اسلام کے اس گرانبار بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے والے لوگ ہندی مسلمان ہی ہیں لیکن "مردے از غیب" کے بغیر یہ ساری سکیم ناتمام ہے۔ معلوم ہوگیا کہ مردے "از غیب" اسی سرزمین ہند میں اسی زمانہ میں ہونا چاہیئے۔ وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہوسکتا وہ کوئی زمینی سیاسی مدبر نہیں ہوسکتا بلکہ وہ خدا کا فرستادہ ہونا چاہیئے۔ جو صحابہ سے جاں نثار پیدا کرے نام کے مسلمان تو کروڑوں ہیں ضرورت تو زبردست قوت قدسیہ کی ہے۔ مولانا غلام مرشد صاحب خطیب مسجد شاہی لاہور نے کہا ہے کہ:-

"اے اللہ! مسلمانوں کی حالت ہر جگہ ناگفتہ بہ ہے ان میں صدیق رضؓ کا ایمان۔ فاروق رضؓ کا عزم۔ عثمان رضؓ کی حیا اور علی رضؓ کی بہادری عطا کر اور انہیں توفیق دے کہ وہ اپنے دین کو دشمنان اسلام سے محفوظ رکھیں اور تیرے نام کو بلند کرنے کی ان میں ایمان و جرات عطا کرے"

(روزنامہ انقلاب ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء)

گویا علماء بھی محسوس کرتے ہیں کہ اب صحابہ رضؓ کے سے ایمان و عزم کے بغیر چارہ نہیں مگر کیا صدیق رضؓ کا ایمان اور فاروق رضؓ کا عزم خود بخود پیدا ہوگیا تھا۔ اگر یہ سب نور نبوت کی کرشمہ سازی تھی اور ایک نبی بلکہ نبیوں کے سردار (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نورانی کرنوں کا عکس تھا تو آج بھی اسی نور کی ضرورت ہے۔ آنحضرت کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ ہی یہ انقلاب روحانی ہوسکتا ہے۔

بھائیو! یہ فطرت کی آواز ہے قرآن مجید میں اسلام کی حفاظت کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں موجود ہے اور آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی موجود ہے۔ یہ تمام وعدے وقت پر پورے ہوتے۔ اسی دور اشاعت میں سرزمین ہند میں خدا کا جری پیدا ہوا جس نے للکار کر کہا۔ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اے کاش کہ مسلمانان ہند اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر کان دھریں اور خدائی منشاء کو پورا کرتے ہوئے دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہوں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ذکرِ الٰہی

(۱) ہر کام کو شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ذکر الٰہی ہے۔
(۲) خدا تعالےٰ کا شکر کرنا اور الحمد للہ کہنا ایک ذکر ہے۔
(۳) کسی تکلیف کے پہنچنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا ذکر الٰہی ہے
(۴) اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بالا پیش آئے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا ذکر الٰہی ہے
(۵) لا الٰہ الا اللہ کا دل سے اقرار کرنا سب سے بہتر ذکر ہے
(۶) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ذکر خدا تعالےٰ کو نہایت ہی پسندیدہ ہے

پس خدام کو چاہیئے کہ ان اذکار کو اپنے مدنظر رکھیں۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو روزانہ کم از کم بارہ دفعہ پڑھنے کا التزام رکھیں۔ مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ
ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس کے پروانے دن بدن کم ہوتے جارہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ان مقدس وجودوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ایک زمانہ آئے گا۔ کہ لوگ آہیں بھر بھر کے صحابہ کے چہروں کو ترسیں گے۔ خدا کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ ہمیں تابعین میں شامل کیا۔ پس مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنے پاس رہنے والے صحابہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ روحانی اور علمی رنگ کا اٹھائیں ذکر حبیب کی مجالس منعقد کریں۔ اور پھر روایات کو نوٹ بھی کریں۔ اور مرکز میں ارسال کریں۔ ذکر حبیب کی مجالس زیادہ سے زیادہ کثرت سے ہونی چاہئیں۔

دوسرے جملہ قائدین و زعمائے کرام مہربانی فرما کر اپنے حلقہ میں رہنے والے صحابہ کی لسٹ شعبہ ہذا کو ارسال کریں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۰ مئی کو ہوگا۔ اس کے لئے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے ۹۴ صفحات بطور نصاب مقرر ہیں۔ یہ کتاب بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے ۸ر میں مل سکتی ہے۔ بیرونی مجالس کی طرف سے ابھی تک اس امتحان میں شامل ہونے والے اطفال کے نام شعبہ ہذا میں نہیں پہنچے۔ لاہور۔ دہلی امرتسر۔ پشاور۔ جہلم۔ جھنگ۔ سیالکوٹ۔ کلکتہ۔ کراچی۔ گوجرانوالہ۔ مونگ۔ ملتان کی مجالس سے بالخصوص اور دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے بالعموم گزارش ہے۔ کہ بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہونے کے لئے تیار کریں۔ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے فوراً کتاب مہیا کرکے امتحان کے لئے تیاری شروع کروا دی جائے۔ امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کے نام مرکز میں ۳۰ اپریل تک پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ وقت پر سوالات کے پرچے بھجوائے جاسکیں۔ مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

کیا ہندو راج میں غیر ہندوؤں کے ساتھ انصاف ہوگا

(۲)

یہ قوم خانہ جنگی میں بھی کم نہ تھی اپنے غریب طبقے پر مذہب کی آڑ لے کر جو ظلم اور بے انصافی ویدک دھرمیوں نے کی۔ بلکہ اسے ہمیشہ کے لئے جاری کر دیا۔ نیز غیروں کے ساتھ جو سلوک انہوں نے کیا۔ وہ بطور نمونہ گذشتہ پرچہ میں ہم دکھا چکے ہیں۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ آپس میں بھی امن سے نہیں رہتے تھے۔ بلکہ خانہ جنگی ان میں عام تھی۔ مہرشی وششٹھ اور مہرشی وشوامتر یہ دونو دو بزرگ مانے جاتے ہیں۔ جو ویدک دھرم بلکہ ویدوں کے جنم داتا ہیں۔ رگوید کا پورا تیسرا منڈل وشوامتر اور ان کے لڑکوں وغیرہ کا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے منتر ان کے ویدوں میں آتے ہیں۔ اور یہی حالت وششٹھ کی ہے۔ ان کی اپنی یہ حالت تھی۔ کہ مہرشی وشوامتر نے مہرشی وششٹھ کے سب بیٹے راجا سے کہہ کر مروا ڈالے تھے۔ جس سے دکھی ہو کر وششٹھ نے خودکشی کرنے کی غرض سے اپنے کو باندھ کر دریائے بیاس میں ڈال دیا تھا۔ اسی طرح راجا سداس جس کا ذکر رگوید کے تیسرے منڈل میں موجود ہے۔ اس نے ہزاروں انسانوں کو قتل کیا۔ اور مدمقابل والوں کا مال و دولت بھی لوٹ لیا۔ ویدک دھرمی مورخ پنڈت شکدیو بہاری مشر اور شیام بہاری مشر نے اپنی مشہور کتاب "بھارت ورش کا اتہاس" میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "دریائے جمنا کے کنارے راجا سداس نے بھیما کا سب خزانہ لوٹا۔ اور اس کو اپنے ماتحت کیا۔ یدھیام دہی کو راجا سداس نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا...... اس جنگ میں راجا ورجن کے ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔" صا ۱۱۶ جنگ مہابھارت جو کہ تھانیسر کے مقام پر ہوئی۔ اس میں دونوں طرف آریہ دھرم والے بلکہ ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار تھے۔ مگر وہاں یہ ہوا۔ کہ دونوں میں ۳۵ لاکھ آدمی اپنے ہی رشتہ داروں کے ہاتھوں قتل کئے گئے۔

موجودہ کانگرس کا دل و دماغ اور جان و جگر یہی لوگ ہیں۔ جن کا ذکر اوپر اختصار سے کیا گیا ہے۔ اور یقیناً یہ ہندوستان پر قابض ہو کر دوسروں سے یہی سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ اور کریں گے۔ جو کرتے آئے ہیں۔ رہا گاندھی جی کا "اہنسا پرمو دھرما" کا جاپ۔ یہ صرف اس لئے ہے۔ کہ انگریزوں کا مقابلہ کرنا ان کے لئے ممکن نہیں۔ یعنی انہیں دبانے پر چونکہ یہ قادر نہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ ایک وقتی ہتھیار ایجاد کر لیا۔ چنانچہ اگست ۱۹۴۲ء میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ کے کمزور ہو جانے کی افواہ پھیلی۔ اسی اہنسا پرمو دھرما کے دیوتا کو ماننے والوں نے کئی حکام کو قتل کیا۔ اور سرکاری عمارتوں کو جلا دیا اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ "اہنسا پرمو دھرما" ایک وقتی اور سطحی چیز ہے۔ ورنہ اصل مذہب ان کا وہی ہے۔ جو اوپر ہم ویدک لٹریچر سے بیان کر آئے ہیں۔ اب اس کی دوسری مثال ملاحظہ ہو۔

بنارس شہر میں مسلمانوں کی ۸۰ ہزار کی آبادی ہے۔ بڑے بڑے با اثر مسلمان وہاں موجود ہیں۔ مگر ۱۹۳۲ء میں کانگرسی لیڈروں نے جھینگن ساہو نامی ایک بنئے کو مدد دے کر وہاں کے مسلمانوں کے خلاف یہ مقدمہ دائر کروایا۔ کہ بنارس ہمارا مذہبی مقام ہے۔ یہاں قانوناً گوکشی بند ہونی چاہیئے۔ اس مقدمے پر ہزاروں روپے غریب مسلمانوں کے خرچ کروائے۔ باہر سے بیرسٹر بلائے۔ اور مسلمانوں کو ناکام کرنے کی ان لوگوں نے یہاں تک کوشش کی کہ ایک مولوی کو کچھ روپے دے کر اس سے یہ غلط شہادت عدالت میں دلوائی۔ کہ "قرآن میں گوکشی کا کہیں حکم نہیں ہے۔" جب مسلمان مقدمہ ہارنے لگے۔ تو وہ میرے پاس آئے۔ کہ اگر ویدوں سے گوکشی کے حوالے آپ نکال کر دیں۔ تب ہم مقدمہ جیت سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اس کے علاوہ اب اور کوئی دو تمسوی

ورت ہیں۔

ان دنوں کانگرسی درسگاہ میں میں اکیلا ہی مسلمان طالب علم تھا۔ وہاں کانگرسی بزرگ مجھ سے سخت بگڑنے لگے۔ اور کہا۔ کہ اس مقدمے میں آپ دخل نہ دیں۔ ورنہ ہمیں سخت نقصان ہوگا۔ مگر یہ مذہبی کام تھا۔ میں نے فیصلے کے دن ان کے وید اٹھا کر عدالت میں پیش کر دیئے۔ جن سے صاف ثابت تھا۔ کہ "ویدوں کے رشی بھی گائے کی قربانی کر کے جنت کو گئے تھے۔ لہٰذا جو بھی جنت کا طالب ہو۔ وہ گائے کی قربانی کرے" (گوپتھ برہمن) نیز گائے بیل کا گوشت بھی کھانا چاہیئے۔" وغیرہ وغیرہ"

جب یہ حوالے اس جج نے دیکھے۔ تو اس نے یونیورسٹی سے بڑے بڑے پنڈت بلائے۔ کہ بتاؤ کیا یہ حوالے ٹھیک ہیں۔ اس کا انہوں نے اعتراف کیا۔ تب اس جج نے فیصلہ میں لکھا۔ کہ گوکشی ویدوں میں بھی لکھی ہے۔ اس لئے بنارس میں بند نہیں کی جا سکتی۔

اس قسم کی اور بھی کئی مثالیں موجود ہیں۔ کہ جب جب بھی کانگرس کو ایسا موقعہ ملا اس نے مسلمانوں کو ناجائز طور پر دبانے اور کچلنے میں کمی نہیں کی۔ حالانکہ اگر ان کا باطن بھی وہی ہوتا۔ جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ "ہمیں مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لئے ہندو اور مسلمان دونو ہی برابر ہیں۔" تو یہ لوگ کبھی ایسی حرکات نہ کرتے۔ اور جب یہ محکوم اور غلام ہونے کی حالت میں مسلمانوں کے ساتھ دیانتداری اور انصاف نہیں کر سکے۔ تو پھر حاکم اور غالب ہو کر ان سے انصاف کی توقع کیسے ہو سکتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں۔ کہ "جو اپنے گھر میں انصاف نہیں کرتا۔ اپنے غریب بھائیوں سے انصاف نہیں کرتا۔ وہ غیروں سے کیسے انصاف کر سکتا ہے؟" اس لئے یہ کبھی ممکن ہی نہیں۔ کہ "ہندو راج" میں مسلمانوں یا سکھوں وغیرہ دوسری قوموں سے انصاف ہو۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آپس میں متحد ہو کر اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کریں۔

خاکسار رجسٹرڈ ویدی ناصر الدین عبد اللہ از قادیان

قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم

ہمارے عزیز قاضی محمد حنیف صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار آناً فاناً لائلپور میں ۴ اور ۵ اپریل کی درمیانی شب کو رات کے تین بجے دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ہمارے سب سے بڑے بھائی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو قادیان کے دوست جانتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ عرصہ ملازمت جے پور میں گذارا۔ انہوں نے کچھ وقت نور ہسپتال کا انچارج رہ کر بھی کام کیا تھا۔

قاضی محمد حنیف صاحب غالباً چند ماہ میں ریٹائر ہونے والے تھے۔ پہلے محکمہ تار میں ملازم ہوئے۔ پھر محکمہ نہر میں ضلعدار بن گئے۔ اور اب کچھ سالوں سے ترقی پا کر ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر سرفراز تھے۔ سلسلہ کے کاموں سے اخلاص رکھتے تھے۔ اور ضرورتمندوں کے کام بڑی تندہی سے کرتے تھے۔ اور ہر خدمت جو ان کے امکان میں ہوتی۔ بخوشی سر انجام دیتے تھے۔ موصی نہ تھے۔ لیکن قادیان سے تعلق کی وجہ سے ان کی نعش کو قادیان لایا گیا۔ اور ۵ اپریل بروز جمعہ بچوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ازراہِ نوازش رات کے قریباً ۱۱ بجے جنازہ پڑھایا۔

دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ خود ان کا کفیل اور نگران ہو۔ آمین۔ مرحوم کے سب سے بڑے فرزند میجر محمود شفقت صاحب ہیں۔ جو جنگ میں صیغہ پوسٹل سروس میں اعلیٰ افسر ہیں۔ اور اس موقعہ پر بھی غالباً رنگون میں تھے۔ ان سے چھوٹے لڑکے علی گڑھ سے انجینئرنگ پاس کر چکے ہیں۔ دو اور چھوٹے لڑکے زیر تعلیم ہیں۔ چار داماد ہیں۔ چودھری عبد الرشید صاحب بی اے سول گزیٹڈ افسر۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب علیگڑھ۔ چودھری عبد المجید صاحب بھٹی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان

چھ چھ ماہ کے دن رات میں روزہ اور نماز ادا کرنا

۱۷ ارشہادت نماز مغرب کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس علم وعرفان میں کلکتہ کے ایک دوست مولوی محمد صاحب کے اس سوال کا جواب بیان فرمایا کہ قطبین میں جبکہ نماز اور روزہ کا اسلامی نظام کے مطابق انتظام نہیں ہوسکتا۔ تو اسلام کیونکر عالمگیر مذہب ہوسکتا ہے۔ مکرم مولوی محمد صاحب موصوف نے جو مجلس میں تشریف رکھتے تھے انگریزی میں لکھ کر یہ سوال کسی شخص کا پیش کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت تفصیل سے اس کا جواب بیان فرمایا۔ پہلے یہ بتایا کہ یہ سوال نیا نہیں بلکہ آریہ سماجی ابتداء سے اس قسم کے سوال کرتے رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال درحقیقت اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور ملائکہ کی تحریک سے ہوا ہے۔ چونکہ روزہ اور عبادت تو سب مذاہب میں موجود ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں نوعیت کے اختلاف کے باوجود دن اور رات کے اوقات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلام کے سوا کوئی اور مذہب ایسا نہیں جس میں اس کا حل موجود ہو۔ کہ اگر کسی جگہ چھ ماہ کا دن ہو اور چھ ماہ کی رات ہو۔ تو وہاں وہ عبادت کیسے ادا کریں۔ پس یہ اعتراض اگر اعتراض ہے تو سب مذاہب پر وارد ہوتا ہے۔ ع

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

ہاں اتنا فرق ہے کہ اسلام میں اس سوال کا جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے موجود ہے۔ مگر باقی کسی مذہب کے بانی کی طرف سے اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہور دجال کے ذکر میں فرمایا کہ چھ چھ ماہ کا دن ہوگا۔ حضور علیہ السلام کا یہی مطلب تھا کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں جو قاتل دجال ہے ایسے علاقوں کا انکشاف بھی ہوگا۔ جہاں چھ چھ ماہ کا دن ہوتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ پھر نمازوں کا کیا بنیگا وہ کس طرح ادا کی جائیں گی۔ آپؐ نے فرمایا فاقدروا لہ کہ اس کے لئے اوقات کا اندازہ کر لیا جائے گا اندازہ کرکے نماز ادا کر لیں۔

اسلامی تعلیمات کا یہ مسئلہ بہت بڑی حکمت اپنے اندر رکھتا ہے ایک طرف تو اس میں پیشگوئی ہے کہ ایسے ایسے علاقوں کا پتہ لگے گا جہاں معمول سے زیادہ لمبے دن ہوتے ہیں لیکن چونکہ وہ علاقے ابھی دریافت نہ ہوئے تھے۔ اس لئے براہ راست ان کا ذکر نہ کیا گیا۔ ورنہ ان کی دریافت تک صدہا سال لوگ اسی ذکر کی وجہ سے اسلام پر حملے کرتے رہتے۔ مگر دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فاقدروا لہ سے پیش آنے والی ضرورت کا جواب بھی دیا گیا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ قطبین کے لوگوں کے بارے میں دوسرے تمام مذاہب عاجز ہیں۔ چاہیئے یہ تھا کہ اسلام کی طرف سے دوسرے مذاہب پر حملہ کیا جاتا۔ اور ان کے عجز کو ظاہر کیا جاتا۔ مگر مسلمانوں کی ناواقفیت ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام پر خواہ مخواہ اعتراض کرتے ہیں۔ حضور نے تفصیل سے جواب بیان فرمانے کے بعد مولوی محمد صاحب آف کلکتہ سے دریافت فرمایا کہ آپ سمجھ گئے۔ انہوں عرض کیا کہ ہاں حضور خوب سمجھ گیا حضور نے فرمایا کہ اب آپ آریوں اور عیسائیوں سے جواب پوچھیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے ایسے ہی نمونہ ہیں جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضور نے جواب میں فرمایا۔ ماموروں کی آمد کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کے لوگوں کے لئے نمونہ ہو۔ کیونکہ مامور اسی وقت آتے ہیں جب پہلے مامور کی زندگی لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ اور جب روحانیت مرجاتی ہے۔ تب نئے نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہیں۔ اور آپ کی شریعت ہمیشہ قائم رہے گی۔ لیکن آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ہی دیکھا جاسکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے اس رویا کا بھی ذکر فرمایا۔ جو آپ نے اس وقت دیکھا تھا۔ جبکہ حضور نے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے اختیار کردہ طریقہ کی تردید کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی تھی۔ جس میں آپ کو بتایا گیا کہ "جن کے پاس نان نہیں ہوتا وہ کعک کو بھی نان سمجھ لیتے ہیں"

ایک دوست نے دریافت کیا کہ جن کا مقاطعہ ہو اگر وہ فوت ہوجائیں تو کیا ان کا جنازہ پڑھا جائے یا نہ؟ حضور نے فرمایا۔ ایسے لوگوں کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ بعض صورتوں میں ان کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا۔ اور بعض میں پڑھا جائے گا۔ حضور نے اس کی مختلف مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک تازہ رویا بیان فرمایا۔ اور اس کی تعبیر میں فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ غیر احمدیوں کے خلاف معتدبہ کامیابی بخشے گا اور ایک ایسا اہم گروہ داخل سلسلہ ہوگا۔ جو دیرپا تعلق رکھنے والا ہوگا۔ قریشی محمد حنیف صاحب نے قریشی افضال احمد صاحب کا ایک خواب بھی سنایا۔ جو حضور کے رویا سے ملتا جلتا تھا۔ اس کے بعد متعدد دوستوں نے اپنے خواب سنائے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے ان کی تعبیریں بیان فرمائیں۔ اس سلسلہ کو لمبا ہوتے دیکھ کر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ جب حضرت آدمؑ کا ذکر شروع ہوجائے تو جس طرح وہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اسی طرح خوابوں کے سنانے کا سلسلہ شروع ہوجائے تو وہ بھی لمبا ہی ہوتا جاتا ہے۔ جملہ خوابیں اپنے اندر تبشیری رنگ رکھتی تھیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

نظارت امور عامہ میں ضرورت

(۱) نظارت امور عامہ میں ایک "معاون ناظر امور عامہ" کی جگہ خالی ہے۔ جس کو پُر کرنے کے لئے ایک گریجویٹ کی ضرورت ہے۔ اس اسامی کا گریڈ ۱۰۰-۶-۱۳۰ ہے۔

(۲) ایک مولوی فاضل میٹرک پاس تجربہ کار کارکن کی ضرورت ہے۔ جس کو نظارت امور عامہ کے شعبہ رشتہ وناطہ کے دفتر میں بطور رانچارج کام کرنا ہوگا۔ ایسے احباب جو اس شعبہ میں کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں درخواست کریں۔ تنخواہ ۴۵/ روپیہ ماہوار علاوہ جنگ الاؤنس ہوگی۔ اور چالیس سال کے قریب کے عمر والے دوست کو ترجیح دی جائے گی

(۳) دو کلرک جو میٹرک پاس ہوں۔ ان کو فی کس ۳۰-۲-۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ دفتری کام کے تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔

جملہ درخواست کنندگان اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام کھلا خط معہ پچپن ہزار روپیہ انعام کے

۵۵۰۰۰

[کئی] سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ آپ [اپنی] تحریرات و تقاریر میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلۂ احمدیہ کے متعلق [یہ] بیان فرماتے رہتے ہو کہ وہ ربانی مجدد [اور] مسیح موعود اور مہدی آخری الزمان [تھے] مگر نبی یا رسول نہ تھے۔ اور ان کے انکار [و] تکذیب سے کوئی کلمہ گو کافر جہنمی [نہیں] ہوسکتا۔ پھر آپ کا یہ بھی بیان ہے [کہ] یہی عقائد حضرت مرزا صاحب کے تھے۔ [آج سے] چار سال پیشتر سکندر آباد تشریف [لائے] اور مختلف مجالس میں انہیں عقائد کو بیان فرمایا تب خاکسار نے آپ کو لکھا کہ جو عقائد آپ بیان فرماتے رہتے ہو وہی عقائد ایک خاص جلسہ میں اگر حلفاً بیان فرمائیں تو خاکسار آپ کو حلف اٹھانے [کے] بعد فوراً ایک ہزار اسی مجلس میں بطور [انعام] دے دیگا۔ پھر بعد میں یہ رقم دگنی کر دی گئی۔ اگر حلف اٹھانے کے نتیجہ [میں ا]یک سال کے درمیان آپ پر موت [وار]د ہوئی یا ایسا عبرت ناک عذاب [آیا ج]س میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا [تو] مزید دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا [بعد] میں یہ رقم بھی دگنی کر دی گئی۔ جن الفاظ میں حلف اٹھانے کے لئے آپ کو دعوت دی گئی وہ الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

حلف کے الفاظ

"میں محمد علی پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خداتعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چودھویں صدی کا ربانی مجدد و مسیح موعود مانتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مسلمانوں میں ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی وہ اگر اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا وہ میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے۔ دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے تو وہ ہرگز کافر نہیں ہوسکتا۔ یہی عقائد حضرت مسیح موعود کے تھے اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا ہوں اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح ثانی قرار دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقاید سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہوسکتے ہیں۔ بلکہ میرے ہی عقاید صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خداتعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح راہ نمائی نہیں کرتا بلکہ گمراہی پھیلا رہا ہوں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقاید صحیح ہوں تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضب ناک و عبرت ناک عذاب میں مبتلا کر دے میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا جس کی پاداش میں خداتعالےٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین"

مگر چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ آپ ہمارے اس مطالبہ کو ٹال رہے ہو۔ اب آپ چار سال کے بعد پھر سکندر آباد تشریف لائے ہیں۔ تو اس لئے پھر آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ حق و باطل کے فیصلہ کے لئے آپ براہ کرم مذکورہ بالا حلف ایک پبلک جلسہ میں اٹھا لیجئے تو آپکو اسی وقت بجائے ہزار کے پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور اگر حلف اٹھانے کے نتیجہ میں ایک سال کے درمیان آپ پر موت وارد ہوئی یا ایسا عبرت ناک عذاب جسمیں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا تو پھر مزید پچاس ہزار روپیہ آپ کو انعام دیا جائیگا۔

اگر کوئی صاحب مولوی محمد علی صاحب کو حلف کے لئے آمادہ کریں گے اور ان کے ذریعہ اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ اعلان کروائیں گے تو ان کو بھی حلف اٹھانے کے بعد فوراً اسی جلسہ میں پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس قدر بڑا انعام ملتا ہے پھر بھی کیوں حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکے یہ عقائد صرف عام مسلمانوں کو خوش کرنے اور ان سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ صحیح عقاید کیا ہیں اس کو آپ ہی خوب جانتے ہیں۔ اس لئے اپنے ظاہر عقائد کو حلفاً بیان کرنے کی جرأت نہیں کرتے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ مرتے دم تک بھی آپ ٹالتے ہی رہیں گے اور دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نشان چھوڑ جائیں گے تا پبلک یہ دیکھ سکے کہ آپ کیسے دورنگی انسان تھے کہ جن کا ظاہر کچھ اور تھا اور باطن کچھ اور ہے (۱۰ مارچ ۱۹۴۶ء)

خادم اسلام

عبد اللہ الہ دین امیر جماعت سکندر آباد (دکن)

نوٹ:۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے متعلق خاکسار نے ایک رسالہ معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کے اردو و انگریزی میں شائع کیا ہے۔ جو ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔

کشمیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان بشارت

"پھر اس کے بعد دیکھا کہ کشمیر میں کسر صلیب کے لئے یہ سامان ہوا۔ کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں۔ میں نے تجویز کی کہ کچھ آدمی وہاں جائیں۔ تو وہ انجیلیں لائیں تو ایک کتاب الہامیہ لکھی جائے۔ یہ سن کر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں۔ مگر اس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جائے۔ میں نے کہا کہ خلیفہ نور الدینؓ کو بھی ساتھ بھیج دو۔"

فرمایا "انجیل کے معنے بشارت کے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے۔ اور جو شخص وہ کام کرے گا وہ قطعی بہشتی ہے"

(رؤیا مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۲ء البدر جلد ۱ صفحہ ۲۵)

یہ اس مقدس نبی کا عظیم الشان رؤیا ہے جس کی بعثت کے ساتھ دین اسلام کا غلبہ مقدر ہے اور جس کے کپڑوں سے بادشاہ برکت حاصل کریں گے

احباب کو معلوم ہوگا کہ سرینگر میں جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ مسجد و مہمان خانہ کے لئے حکومت کشمیر نے جماعت احمدیہ کو چار کنال زمین عنایت کی ہے۔ اس جگہ مسجد اور مہمانخانہ اچھے پیمانہ پر زیر تعمیر ہے۔ جس کے لئے جناب ناظر صاحب بیت المال نے پندرہ ہزار روپیہ احمدی جماعتوں سے جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس لئے مجلس مشاورت پر آنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ کشمیر کی اس مرکزی مسجد کی تعمیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اس عظیم الشان بشارت کے پورا کرنے میں ثواب کے حصہ دار ہوں۔ خاکسار خواجہ عبدالدین

تحریک جدید کے مجاہدوں کی پانچہزاری فوج

تحریک جدید کے بارھویں سال کا وعدہ پورا کرنے والے احباب کی فہرست ذیل میں دیتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا مناسب ہے کہ وہ جواب تک بارھویں سال کا چندہ یا دفتر دوم کے سال دوم کا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ وہ اس ماہ میں فوری توجہ فرما کر ادا فرما دیں۔ اس لئے کہ اس سال کی ششماہی اول ختم ہونے کے قریب آگئی ہے ہر مجاہد کوشش کرے کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنا وعدہ پورا کرے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نصیرہ بنت چوہدری رحمت علی صاحب کرتو ۵/۱۱
ناصر احمد صاحب پسر " " " ۵/۱۱
عبدالسلام صاحب زرگر سید والہ ۷/۴
اہلیہ صاحبہ " " " ۶/-
ہر دو اہلیہ صاحبان شیخ غلام محمد صاحب مرید کے ۱۳/۸
محمد ابراہیم صاحب جھٹوال ۱۵/۸
چوہدری غلام حسین صاحب ہوسکے ۳۶/۴
اہلیہ صاحبہ " " " ۶/-
چوہدری سردار خان صاحب " ۱۶/-
دوست محمد صاحب بھا کا بھٹیاں ۱۰/-
مستری احمد دین صاحب زرگر ٹمی ۵/۸
ظہور الدین صاحب " ۵/۱۱
اللہ دتا صاحب " ۵/۴/۳
چوہدری سلطان علی صاحب گجو چک ۴/-
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیر کوٹ ۱۰/-
عزیز احمد خان صاحب " ۷/۴
میاں پیر محمد صاحب " ۱۲/-
عبدالرشید صاحب ماد ہیگی ۱۱/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب شہادہ ڈھلوال ۱۰/۴
چوہدری محمد سعید صاحب بقاپور ۶/۱۰
بابا بوڑا صاحب لائلپور ۵/-
مولوی صدر الدین صاحب رائے پور قادر آباد ۷/۸
رمضان بی بی صاحبہ جانگریان ۱۱/-
چوہدری محمد اسلم صاحب چہور سیالکوٹ ۱۲۰/-
زہرہ بیگم اہلیہ " " " ۵۵/-
والدہ صاحبہ " " " ۲۰/-
ادریس احمد صاحب " " ۱۶/-
بابا خدا بخش صاحب چونڈہ ۶/-
چوہدری غلام نبی صاحب بھاگووال ۳۰/-
" محمد حسین صاحب کھریپڑ ۲۵/-

منشی محمد اسمٰعیل حسینی والا ۱۸/-
میاں نور حسن صاحب کوٹلی سہرائن ۶/-
چوہدری ولیداد صاحب فراڑہ ۲۲/-
" بہاول بخش صاحب موسیوالہ ۱۰/۸
سید محمد احمد صاحب کالو والی سیدان ۵۰/-
مرزا غلام نبی صاحب مس گر امرتسر ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۲۵/-
والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب " ۲۱/-
چوہدری عبدالحمید صاحب " ۵۱/-
والدہ صغیر حسین صاحب " ۵/۲
خواجہ ظہور الدین صاحب اجنالہ ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۷/-
ڈاکٹر شیر محمد صاحب تمالی ۴۳۱/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۹/-
صفی الرحمٰن صاحب خالصہ کالج امرتسر ۱۰/-
محمد دین صاحب بھومال وڈالہ تنر ۱۰/-
خدیجہ بیگم صاحبہ امرتسر ۴۰/-
بابو غلام محمد صاحب فورمین لاہور ۶/-
چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور ۳۷۵/-
منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور ۶۵/-
محمود احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ منشی محبوب عالم صاحب لاہور ۹/-
" مستری عبدالماجد صاحب " ۸/-
سید بشیر احمد صاحب " ۶/۱۲
اہلیہ صاحبہ مستری محمد احمد صاحب لاہور ۵/۸/-
میاں محمد اقبال صاحب بھاٹی گیٹ لاہور ۱۹/-
مولوی محمد رمضان صاحب مصری شاہ لاہور ۵/۱۰

محمد جمیل صاحب مصری شاہ لاہور ۱۱/-
مرزا مولا بخش صاحب سلطان پورہ ۱۲/۸
چوہدری نور احمد صاحب فرنگ لاہور ۲۹/-
اہلیہ صاحبہ شیخ عطاء اللہ صاحب " ۷/-
امۃ الحفیظ اہلیہ عبدالقادر صاحب " ۱۰/-
مستری عبدالحکیم صاحب گنج لاہور ۲۲/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۱۸/-
عبدالرشید پسر " " " ۱۳/-
عبداللطیف صاحب " " ۱۰/-
والد صاحب مرحوم " " ۱۸/-
چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش دارالفضل ۵۹۴/-
مولوی ظہور حسین صاحب معہ اہلیہ دارالانوار قادیان ۱۱۰/-
عبدالرحمٰن صاحب بجلی معہ اہلیہ دارالانوار قادیان ۷۷/-
لفٹنٹ کرنل عطاء اللہ صاحب معہ بیگم صاحبہ دارالانوار قادیان ۲۳۰/-
حکیم عطا محمد صاحب مسجد فضل ۵/۸/۶
سید سردار حسین شاہ صاحب معہ بچگان مسجد فضل ۶۰/-
خوشی محمد صاحب " ۵/۱۲
سید محمد افضل شاہ صاحب " ۱۱/-
چوہدری دین محمد صاحب ننگل ۵/۴
منشی سکندر علی صاحب بھینی بانگر ۱۳/۴
مولوی اللہ دین صاحب " " ۵/۸
ماسٹر چراغ محمد صاحب کھارا ۲۷/-
محمد طفیل پسر " " " ۸۰/-
نصرت جہاں بیگم دختر چوہدری علی اکبر صاحب بٹالہ ۵/۱۲
چوہدری نذیر احمد صاحب دولت پور پٹھانکوٹ ۱۲۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اکرام خان صاحب ۲۵/-
محمد ابراہیم صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵/۵

مہر الدین صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵/۱۰
چوہدری مبارک علی صاحب ڈیا لگڑھ ۱۳/۴
" علی احمد صاحب " ۱۳/۴
طالع بی بی صاحبہ " ۶/۴
قاضی عبدالرشید صاحب فیض اللہ چک ۱۰/-
عبدالعزیز صاحب " ۵/۲
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اورسیر کندھان ۱۱۰/-
چوہدری کریم الدین صاحب پنشنر دارالرحمت ۱۱/-
چوہدری نیک خان صاحب معہ اہلیہ نمازی کوٹ ۵۵/۲ ۹۶/-
کریم داد صاحب سمٹیالی ۱۰/-
قریشی فضل حق صاحب سیکھوانی ۵/۹
میاں غوث محمد صاحب ہرسیاں ۵/۱۱
حکیم شوق محمد صاحب نین کرال ۷/۲
ماسٹر عاشق محمد صاحب رائے چک ۹/-
حکیم شیخ محمد صاحب ڈیرہ یانوالہ ۶/-
مولوی بدرالدین صاحب ہرسیاں ۵/۱۲
بیانہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب سیالکوٹ ۶/-
شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ ۱۲۵/-
" عبدالرحمٰن صاحب " ۹۵/-
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد یعقوب صاحب " ۱۵/-
گلاب الدین صاحب امام مسجد " ۶/۱۲
سید محمد حسین شاہ صاحب " ۳۵/-
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب اسلام آباد " ۳۵/-
سلطان حیدری بیگم صاحبہ سیالکوٹ چھاؤنی ۱۱/-
ملک اللہ رکھا صاحب کنجاہی ۵/۷
ملک حسن محمد صاحب " ۲۰/-
چوہدری ابو محمد عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ ۲۶۷/-
چوہدری محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ ۲۶۷/-
محمد عبداللہ صاحب بدوملہی ۱۶/-
شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ۹/-
چوہدری فضل احمد صاحب معہ اہلیہ ۲۲/-
حیدر بی بی مقدوم رشید ۶/۱۱ ۲۸/۱۱

جماعت احمدیہ پاکپتن کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ پاکپتن ضلع منٹگمری کا تبلیغی جلسہ ۲۷ و ۲۸ تا ۲۹ اپریل بروز ہفتہ اتوار سوموار ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے علماء عظام اور مولوی واحد حسین صاحب تشریف لا دیں گے۔ احباب جماعت سے عموماً اور ارد گرد کے احمدی احباب سے خصوصاً امید کی جاتی ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مقامی جماعت احمدیہ کی تقویت اور جلسہ کی رونق کا باعث ہوں۔ خوراک رہائش کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ خاکسار فضل الٰہی سیکرٹری تبلیغ

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا نہایت قیمتی مضمون "انصار اللہ کا مقام اور ذمہ واری" بصورت ٹریکٹ بھی طبع کرایا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ تبلیغی اور تربیتی اغراض کو پورا کرتا ہے۔ اس لئے اراکین انصار اللہ میں سے ہر ایک کو اسے خود بھی پڑھنا چاہیئے۔ اور دوسروں کو سنانا اور سمجھانا بھی چاہیئے۔ میرے خیال میں یہ مضمون تحریک انصار اللہ کی اہمیت کو بہت واضح کر دیتا ہے۔ ہر مجلس کو چاہیئے۔ کہ مطلوبہ تعداد دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے طلب فرمائے۔ اور اسکی روشنی میں آئندہ پورے جوش اور انہماک سے کام شروع کر دے۔ فی الحال ان مقامات میں جہاں مجالس قائم ہیں۔ محدود تعداد بھجوا دی گئی ہے۔ مجلس مشاورت کے لئے آنے والے نمائندگان دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے یہ ٹریکٹ ایام مشاورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ مقامی مجالس کے زعماء بھی حسب ضرورت ٹریکٹ حاصل کر لیں۔ جماعتوں کے عہدہ داران سے درخواست ہے۔ کہ جس جگہ ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہیں۔ وہ بھی ٹریکٹ منگوا لیں۔ اور اپنے اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کریں۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(نائب قائد تبلیغ انصار اللہ مرکزیہ)

بی۔ٹی کے لئے وظیفہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے چند بی۔ٹی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز ہے۔ کہ جو احمدی دوست قادیان میں ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اور بی۔اے پاس ہوں۔ ان کو B.T کا امتحان پاس کرنے کے لئے وظیفہ دیا جائے۔ جس کے لئے لازمی شرط یہ ہوگی۔ کہ B.T کا امتحان پاس کرنے کے بعد صدر انجمن کی ہدایت کے مطابق ۵ سال تک ہائی سکول قادیان میں یا سلسلہ کے دوسرے کسی ادارہ میں ملازمت کریں۔ تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے B.A. پاس احمدی دوست نظارت تعلیم و تربیت قادیان کے نام اپنی درخواستیں فوراً بھیج دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تبلیغ خاص

سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد نے ۸۲/۱۲/- بیاسی روپیہ بارہ آنہ تبلیغ خاص میں داخل کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ اسی طرح اگر دوسرے مخیر احباب بڑی بڑی رقمیں داخل کر دیں۔ تو جلد تبلیغ خاص کا کام ظہور پذیر ہو جائے۔ (ناظم تبلیغ خاص قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

بیرونی جماعتہائے احمدیہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی فرداً فرداً بجٹ وصولی اور حساب بقایا کی رپورٹیں طلب کی گئی تھیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ باوجود اخبار میں دو دفعہ یاد دہانی کرانے کے ابھی تک بہت ہی تھوڑی جماعتوں کی طرف سے ایسی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لہذا عہدیداران جماعت کی خدمت میں پھر التماس ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کی مطلوبہ فہرست مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

سیر روحانی

حضرت خلیفۃ المسیح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ لیکچر دوبارہ شائع ہو گیا ہے۔ مجلد بھی اور غیر مجلد بھی موجود ہے۔ احباب جلد توجہ فرما کر خریداری فرمائیں۔ قیمت مجلد ۱۲ غیر مجلد ۸ (ناظم بکڈپو تحریک جدید)

546

حکومت غذا کیلئے کیا کر رہی ہے

(۱) ملک میں جتنا بھی اناج مل سکتا ہے۔ اسے کُل ہندبنیادوں پر حصہ رسدی کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ زیادہ اناج والے اور قحط زدہ علاقوں میں مساوی طور پر اناج تقسیم ہوگا۔

(۲) حصول اناج کی اجارہ داری قائم کرکے ملک کے اندرونی وسائل کی مکمل تنظیم کا آغاز اور توسیع۔ اِس سے حکومت کو یہ موقعہ ملے گا کہ وہ اناج پیدا کرنے والے کسانوں کی جائز ضرورت بھر اناج ان کے پاس چھوڑ کے بقیہ زیادہ سے زیادہ اناج حاصل کر لے۔

(۳) قیمتوں کی نگرانی (پرائس کنٹرول) پر سختی سے عمل درآمد کیا جائیگا۔ تاکہ اناج پیدا کرنے والوں اور خریدنے والوں دونوں کیلئے مناسب قیمتیں معین رہیں۔

(۴) راشن بندی کی توسیع کے ذریعہ سے اناج کی کمی کو برابر حصے سے تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں راشن میں کمی کر دی جانا ناگزیر ہے۔

اس وقت ۵۵۶ شہروں میں اور قصبات میں پانچ کروڑ تیس لاکھ آدمیوں کی راشن بندی کی جا چکی ہے۔ ایک پونڈ فی کس کے بنیادی راشن کو کم کرکے ۱۲ اونس کیا جا رہا ہے۔ مگر جسمانی مشقت کرنے والے مزدوروں کو ۴ اونس اناج زیادہ ملا کرے گا۔

(۵) اناج کی برآمد مطلق طور پر بند کر دی گئی ہے۔

(۶) باہر سے اناج منگوانے کیلئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

(۷) زیادہ اناج پیدا کرو کی مہم کو تیز تر کیا جا رہا ہے۔ نئی زمینوں کو زیر کاشت لایا جا رہا ہے۔ سرکاری عمارتوں کے باغات اور ان کے ملحقہ میدانوں میں اب اناج پیدا کیا جائے گا:

(۸) رشوت ستانی۔ ذخیرہ اندوزی اور چور بازار کو روکنے کے لئے غذائی انتظامات کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ غذائی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو اقدامات لئے جا رہے ہیں ان میں سے یہ چند چیزیں ہیں۔ ہم آپ سے جس چیز کے طالب ہیں۔ وہ ہے اعتماد اور اتفاق۔ اس سے دریغ نہ کیجئے۔

[الہ] آباد ۱۷ اپریل مسٹر جے پی کاش نارائن نے یہاں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ہندوستانی کیمونسٹ روس کا پانچواں کالم ہیں اس اعتبار سے وہ خطرہ کا باعث ہیں۔

پٹنہ ۱۷ اپریل حکومت بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ [ق]صبات میں لوگوں پر جو اجتماعی جرمانے کئے گئے تھے انہیں واپس کر دیا جائے۔

سنگاپور ۱۷ اپریل کل اور آج سنگاپور میں مسلمانوں پر حملوں کے کئی ایک واقعات ہوئے ہیں کیونکہ مسلمان "جے ہند" کہنے کے لئے تیار نہ تھے پولیس نے چند ایسے نوٹس قبضہ میں کر لئے ہیں جنہیں ہندوؤں نے جاری کیا تھا اور جن میں مسلمانوں کو انتباہ کیا گیا تھا کہ وہ پاکستان کا نعرہ نہ لگائیں اور جے ہند کا نعرہ لگائیں۔ کل مسلمان سنگاپور کی بڑی مسجد میں جمع ہوئے اور میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ سنگاپور کے گورنر کو عرضداشت بھیجی جائے۔ اور وائسرائے ہند۔ گورنر مدراس مسٹر جناح اور مسلم لیگ کو صورت حالات سے آگاہ رکھا جائے میٹنگ میں یہ بھی کہا گیا کہ جاپانیوں کے قبضہ کے دوران میں ملایا کے مسلمانوں نے آزاد ہند گورنمنٹ اور آزاد ہند فوج کے افسروں کے ہاتھوں سخت مصائب برداشت کئے ہیں۔

چنکنگ ۱۷ اپریل سرکاری حلقوں کو مانچوریا کے صدر مقام چنگ چن سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ کمیونسٹ فوجیں کل رات مسلسل حملے کرکے شہر میں داخل ہو گئیں۔ چنگ چن میں حالات زیادہ کشیدہ ہیں۔

ٹوکیو ۱۷ اپریل۔ اتحادی ہیڈ کوارٹروں سے آج پہلی مرتبہ یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۲ء کو مانچوریا میں ایک کان میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ۱۵۴۹ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ کانوں کی تاریخ میں یہ سب سے بڑی تباہی ہے ۱۹۰۶ء میں فرانس کی ایک کان پھٹ گئی تھی لیکن اس میں گیارہ سو اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ جاپانیوں نے اس حادثہ کو پردہ راز میں رکھا ہوا تھا۔ اتحادی اقوام نے چار سال کے بعد اس کا انکشاف کیا ہے۔

دہلی ۱۷ اپریل۔ وزارتی مشن کی آمد کے بعد خانہ جنگی کے متعلق جو اشتعال انگیز تقریریں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ہوئی ہیں ان سے فرقہ وارانہ فسادات کی گنجائش بڑھ گئے ہیں لوگ چاقو اور لاٹھیاں جمع کر رہے ہیں بمبئی میں بھاری تعداد میں مال اور اسباب کے بیمے ہو رہے ہیں۔ اور بیمہ کمپنیوں نے بیموں کے ریٹ دو چند کر دیئے ہیں۔

لاہور ۱۷ اپریل حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ کی اشاعت کے ذریعہ ۱۰ اگست ۱۹۴۲ء کا جاری شدہ حکم آج واپس لے لیا ہے۔ جس کے ذریعہ پنجاب کانگرس سوشلسٹ پارٹی غیر قانونی جماعت قرار دی گئی تھی۔

لنڈن ۱۷ اپریل ایک جرمن عورت کو امریکی جاسوسی سراغ رساں محکمہ نے جرمنی کے ایک حصے سے گرفتار کیا ہے۔ اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ ہٹلر کی پرائیویٹ سیکرٹری تھی۔ اور اس کے خاتمہ تک اس کے ساتھ رہی

نیویارک ۱۷ اپریل۔ اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں روس نے ایران کا مسئلہ ایجنڈا سے خارج کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی اس کے متعلق فیصلہ کل تک ملتوی کر دیا گیا۔ کونسل کے تین ممبروں نے مطالبہ کیا کہ جنرل فرانکو کے خلاف پولینڈ کے الزامات پر فوراً غور و خوض شروع کیا جائے۔ چنانچہ آج رات سپین کا معاملہ پیش ہوگا۔

کراچی ۱۷ اپریل۔ گورنر سندھ کی بیٹی مس مودی کل سول ہسپتال کے معائنہ کو گئیں۔ وہاں ہسپتال کے ملازموں نے "دیکھو ہیں" کے بیج لگا کر ان کا استقبال کیا

لاہور ۱۷ اپریل۔ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کی حدود سے گلاب کے پھول برآمد کرنے کی ممانعت کر دی ہے

طہران ۱۷ اپریل۔ ایران کے وزیر اعظم قوام السلطنت نے اعلان کیا ہے کہ ایرانی فوجیں آذربائیجان نہیں بھیجی گئیں بلکہ انہیں آذربائیجان اور طہران کے درمیان قزوین کے مقام کو روانہ کیا گیا ہے۔ تاکہ اس علاقے سے روسی فوجوں کے بعد وہ امن بحال کریں

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز [بائرنز] نے آج ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ اگر پیرس کی کانفرنس میں روس کے ساتھ سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو برطانیہ فرانس اور امریکہ امن کے علیحدہ معاہدے کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۷ اپریل۔ پریذیڈنٹ کے پریس سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ کہ پریذیڈنٹ ٹرومین ان گرمیوں میں فلپائن جا رہے ہیں۔ شاید وہ جاپان بھی جائیں۔

یروشلم ۱۷ اپریل۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے آج یہودی ایجنسی کے لیڈر کو یقین دلایا ہے۔ کہ اٹلی میں روکے ہوئے ۱۲ سو یہودیوں میں سے اکثر کو فلسطین آنے کے اجازت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

یروشلم ۱۷ اپریل۔ فلسطین گورنمنٹ کے ۵ ہزار سرکاری ملازموں نے فلسطین کے جونیئر سول سروس ایسوسی ایشن کے فیصلہ کے مطابق آج ہڑتال کر دی ہے۔ ۲۰ ہزار آدمی پہلے ہی ہڑتال پر ہیں۔

ماسکو ۱۷ اپریل۔ روسی رسالہ "نیو ٹائمز" جسے غیر ملکی امور کے متعلق خصوصیت حاصل ہے۔ نوآبادیوں کے متعلق برطانوی پالیسی کی سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے موجودہ قحط کی ذمہ وار برطانوی حکومت ہے کیونکہ برطانوی سلطنت کی عمارت کی بنیاد نسلی امتیاز کے ستونوں پر رکھی گئی ہے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ سونا ۹۔۹۵

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ مشترکہ اتحادی بورڈ نے ۱۹۴۶ء کی پہلی ششماہی کے لئے جو کوٹا مقرر کیا تھا۔ اس میں سے کافی غلہ ہندوستان پہنچ رہا ہے۔ ماہ مئی کے اختتام تک مزید اناج پہنچنا شروع ہو جائیگا

کیپ ٹاؤن ۱۷ اپریل۔ جنوبی افریقہ کی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ڈیلے نے دھمکی دی ہے۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے خلاف امتیازی بل کے سلسلے میں لیبر پارٹی کی حمایت کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مستعفی ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ ان کا استعفیٰ منظور کر لیا جائے گا۔

ماسکو ۱۷ اپریل۔ کینیڈین سائنسدانوں نے حال ہی میں جرمنی کا دورہ کرنے کے بعد انکشاف کیا ہے۔ کہ جرمن سائنسدانوں نے جنگ کے آخری دنوں میں جو متعدد ایجادیں کیں۔ ان میں ایک ہوائی جہاز بھی تھا۔ جو تین ہزار میل فی گھنٹے کی رفتار سے چلتا تھا۔ یعنی آواز کی رفتار سے پانچ گنا اور اس کو چلانے والی موٹر راکٹ بم کی موٹر سے دس گنا تھی۔ جرمنوں نے بحر اوقیانوس کے پار تک مار کرنے والے راکٹ تیار کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کر لی تھی۔ اور کرہ ہوائی سے اوپر پرواز کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شام سے برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو نکال لیا گیا ہے۔ مستقبل قریب میں لبنان سے بھی برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو نکال لیا جائیگا۔

ماسکو ۱۷ اپریل۔ ایک روسی اخبار "نیو ٹائمز" نے شہنشاہ جاپان کو سب سے بڑا جنگی مجرم قرار دیا ہے۔ اور یہ [ظاہر] کیا ہے۔ کہ امریکی حکام کا [رویہ جاپان] کی رجعت پسندوں کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جاپان کے رجعت پسندوں کی طرف سے شہنشاہ کی تخت سے دستبرداری اور اس کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے اتحادیوں کے حوالے کرنے کے سلسلے میں کھلم کھلا مخالفت ہو رہی ہے۔

کٹک ۱۷ اپریل۔ آج اڑیسہ اسمبلی کے انتخابات میں پارٹی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے۔ کانگرس ۴۷۔ لیگ ۴۔ انڈیپنڈنٹ ۴۔ کمیونسٹ ۱۔ ہاؤس کے کل ممبران کی تعداد ۶۰ ہے۔

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ڈاکٹر دیش مکھ کے بل پر غور ہوا۔ اس بل کے ذریعے ہندو عورتوں کو خاص حالات میں علیحدگی کا حق دیا گیا ہے۔ بل میں ایک نئی وجہ کثرت ازدواج بھی شامل کی گئی ہے۔